89

سلسلة الأربعينات الحديثية النبوية

أربعون حديثاً في فضائل سنن الليل

قال رسول الله ﷺ نضّر الله إمرأً سمع منّا شيئاً فبلّغه كما سمعه

اربعین
فضائلِ سُنَنِ اللّیل



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

89

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

في فضائل سنن الليل

اربعین

فضائلِ سنن اللیل

تألیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعین فضائلِ سنن اللیل**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ- ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . .﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔))[1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔[2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ''أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضَائِلِ سُنَنِ اللَّیْلِ'' زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

باوضوء سونے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾﴾

(النبا: 10، 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے رات کو لباس بنایا۔ اور ہم نے دن کو روزی کمانے کے لیے بنایا۔''

حدیث 1

((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ، قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا بَلَغْتُ: اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، قُلْتُ: وَرَسُوْلِكَ، قَالَ: لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.)) [1]

[1] صحيح البخاری، كتاب الوضوء، رقم: 247.

''سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح کا وضو کرو پھر دائیں کروٹ لیٹو۔'' پھر یہ دعا پڑھو ''اے اللہ! میں نے اپنا رخ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت رغبت اور خوف کے ساتھ تیری طرف لگائی اور تجھ سے بھاگ کر تیرے سوا کوئی پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا۔'' پھر آپ نے فرمایا اگر تو اس رات مر گیا تو دین فطرت یعنی حق پر مرے گا اور ان کلمات کو آخر میں کہو یعنی پھر بغیر گفتگو کیے سو جاؤ۔'' براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سنائی تو جب میں ''آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِی اَرْسَلْتَ'' پر پہنچا تو میں نے وَرَسُوْلِكَ پڑھا تو آپ نے فرمایا: ''نہیں وَنَبِيِّكَ الَّذِی اَرْسَلْتَ۔''

اندھیرے میں نماز کی ادائیگی کے لیے جانے کی فضیلت

حدیث 2

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِی الظُّلَمِ إِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل روشنی کی خوشخبری سنا دو۔''

[1] سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: 561۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مسواک کرنے کی فضیلت

حدیث 3

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِیْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاةٍ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝٣٩ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝٤٠﴾ (ق: 39، 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ اور رات کے کچھ حصے میں پھر اس کی تسبیح کر اور سجدے کے بعد کے اوقات میں بھی۔''

حدیث 4

((وَعَنْ قَیْسٍ، عَنْ جَرِیرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً ـ يَعْنِی الْبَدْرَ ـ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِی رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا

[1] صحیح البخاری، کتاب التمنی، رقم: 7240.

عَلَى صَلاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا . ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ .))[1]

''اور سیّدنا قیس بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا: ''تم عنقریب اپنے رب کو دیکھو گے جیسا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اس (رب تعالیٰ) کے دیکھنے میں تم کو کوئی بھیڑ محسوس نہیں ہوگی پس اگر استطاعت رکھتے ہو کہ تم سے دو نمازیں طلوع شمس و غروب شمس سے قبل (یعنی فجر و عصر) فوت نہ ہوں تو ایسا کرو۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت کیا: ''اور اپنے رب کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔''

چاند گرہن کے ختم ہونے تک نماز، صدقہ، خیرات، توبہ و استغفار اور ذکر و دعاء میں مشغول رہنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ﴾ (القيامة : 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور چاند گہنا جائے گا۔''

حدیث 5

((وَعَنِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ

[1] صحيح البخاری، کتاب مواقيت الصلوٰة، رقم: 554.

اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ .))[1]

''اور سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی سورج گرہن بھی اسی دن لگا۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ گرہن ابراہیم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دونشان ہیں۔ ان میں گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا۔ جب اسے دیکھو تو اللہ پاک سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج صاف ہوجائے۔''

قیام اللیل اور رات کو گھر والوں کو نماز کے لیے اٹھانے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۝۷۸ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝۷۹ ﴾ (بنی اسرائیل : 78، 79)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سورج ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کیجیے، اور نماز فجر بھی، بے شک فجر کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں بھی آپ اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھیں، (یہ) آپ کے لیے زائد ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔''

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الكسوف، رقم: 1060.

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰه ﷺ قَالَ: یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلَى قَافِیَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَیْكَ لَیْلٌ طَوِیلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِیطًا طَیِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِیثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان ہر ایک کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ وہ ہر گرہ پر منتر پڑھتا ہے۔ ابھی رات بہت لمبی ہے۔ پس خوب سو۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وہ وضو بھی کر لے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے۔ پھر اگر اس نے نماز بھی پڑھی تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش پاکیزہ نفس ہوتا ہے۔ ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ خبیث النفس اور سست ہوتا ہے۔''

رات کا قیام جہنم سے بچنے کا سبب ہے

حدیث 7

((وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِیهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِی حَیَاةِ النَّبِیِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْیَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّیْتُ أَنْ أَرَى

[1] صحیح البخاری، کتاب التهجد، رقم: 1142.

رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا ، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ ، وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ ، قَالَ: فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَعْ . فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ، فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا .)) [1]

''اور سالم اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زندگی میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو وہ آپ کو بیان کرتا۔ میری خواہش ہوئی کہ میں بھی خواب دیکھوں اور رسول اللہ ﷺ کو بیان کروں۔ میں نوجوان لڑکا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب دیکھا کہ گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے جو ایک کنویں کی شکل میں تھی اور اس پر دو لکڑیاں گاڑی ہوئی تھیں۔ اس میں کچھ ایسے لوگ تھے جن کو میں جانتا تھا۔ میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں آگ سے) پڑھنے لگ گیا۔ پھر ہم کو ایک اور فرشتہ ملا اس نے مجھے کہا تم ڈرو نہیں۔'' میں نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا (ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بہن) کو بیان کیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے۔ اگر یہ رات کو نماز پڑھتا۔'' پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔''

[1] صحيح البخاری ، كتاب فضائل أصحاب النبی ، رقم: 1121، 1122 .

رات کے قیام کی فضیلت

حدیث 8

((وَعَنْ يَزِيْدِ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِى قَيْسٍ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا.)) [1]

''یزید بن خمیر روایت کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی قیس سے سنا، وہ کہتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کا قیام نہ چھوڑ۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کا قیام ترک نہیں کیا کرتے تھے۔ جب آپ بیمار ہوتے یا تھکے ہوئے ہوتے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِى النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.)) [2]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

---

[1] سنن أبی داؤد، کتاب التطوع، رقم: 1307۔ محدث البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔
[2] سنن ترمذی، ابواب صفة القیامة، رقم: 2485۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

منورہ تشریف لائے لوگ جلدی جلدی آپ کو ملنے کے لیے گئے اور کہا جانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ آ گئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کی غرض سے آیا۔ جب میں نے آپ کے چہرے کو غور سے دیکھا تو میں پہچان گیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلی بات جو آپ نے کہی وہ یہ تھی: لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

قرآن کی تلاوت واطاعت کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴾ (آل عمران: 113)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ سب برابر نہیں ہیں، اہل کتاب میں سے ایک گروہ حق پر قائم ہے، وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ کی آیتیں تلاوت کرتے ہیں، اور وہ سجدہ کرتے ہیں۔''

حدیث 10

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِيْ اِثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن عطا کیا (یعنی اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) پس وہ اس کے ساتھ رات

[1] صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: 7316.

اور دن کی گھڑیوں میں قیام (اللہ تعالیٰ کی عبادت) کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا، وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔''

وتر کی فضیلت

حدیث 11

((وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.)) [1]

''اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ وتر (طاق) ہے اور الہ وتر کو پسند کرتا ہے۔''

آدمی کو صبح اٹھنے کا یقین نہ ہو تو سونے سے پہلے وتر پڑھ لے

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوْتَ، مِنْهَا: وَنَوْمٌ عَلٰى وِتْرٍ.)) [2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی کہ میں ان کو کبھی نہ چھوڑوں۔ ان میں ایک یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔''

---

[1] سنن أبي داؤد، ابواب الوتر، رقم: 1416۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح البخاري، كتاب التهجد، رقم: 1178.

آخر رات میں وتر پڑھنے کی فضیلت

حدیث 13

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ.)) [1]

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ سونے سے پہلے وتر ادا کر لے اور جس کو آخر رات اٹھنے کی امید ہو تو وہ آخر رات وتر پڑھے کیونکہ آخر رات کی نماز حاضر کی گئی ہے اور وہ افضل ہے۔''

اللہ کے ہاں سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾﴾

(ص: 24، 25)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور داؤد نے یقین کر لیا کہ بے شک ہم نے اس کی آزمائش ہی کی ہے تو اس نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور رکوع کرتا ہوا نیچے گر گیا اور اس نے رجوع کیا۔ تو ہم نے اسے یہ بخش دیا اور بلاشبہ اس کے لیے ہمارے پاس یقیناً بڑا قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 1766.

حدیث 14

((وَعَـنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَحَـبَّ الـصِّيَـامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبَّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا.))[1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کو تمام روزوں میں سے داؤد (علیہ السلام) کے روزے محبوب ہیں اور تمام نمازوں میں سے داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے وہ آدھی رات سوتے تھے اور تیسرا حصہ قیام کرتے تھے اور چھٹا حصہ سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔''

صبح کی سنتوں کی فضیلت

حدیث 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.))[2]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعتیں (دو سنتیں) تمام دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سے بہتر ہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم: 2739.

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 1688.

رات کو رہ جانے والے عمل یا وظیفے کی قضاء دینے کی فضیلت اور اس کے ادا کرنے کا وقت

حدیث 16

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.)) [1]

''اور سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا رات کا ورد، وظیفہ یا کوئی اور چیز رہ جائے تو وہ اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان ادا کر لے تو گویا اس نے اس کو رات ہی کو پڑھا ہے (یعنی اس کو ثواب رات کو ادا کرنے کا ہی ملے گا)۔''

سوتے وقت قیام کی نیت کرنے والے کی فضیلت

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ -عَزَّوَجَلَّ-.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 1745.

[2] سنن نسائی، كتاب قيام الليل، رقم: 1787، إرواء الغليل: 454۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے سوتے وقت رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی نیت کی لیکن اس پر صبح تک نیند غالب رہی تو اس کو اس کی نیت کے مطابق ثواب مل جائے گا اور اس کی نینداس کے اللہ عزوجل کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔''

اللہ کے لیے قیامِ رمضان یعنی تراویح پڑھنے کی فضیلت

حدیث 18

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ۫ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵﴾ (القدر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا۔ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ قدر کی رات کیا ہے؟ قدر کی رات ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کے متعلق

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، رقم: 1779.

اترتے ہیں۔ وہ رات فجر طلوع ہونے تک سراسر سلامتی ہے۔''

حدیث 19

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرے گا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

سحری کی فضیلت

حدیث 20

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً.)) ❷

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سحری تناول کیا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''

سحری دیر سے اور افطاری جلد کرنے کی فضیلت

حدیث 21

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ

❶ صحيح البخاری، كتاب الإيمان، رقم: 35، صحيح مسلم، رقم: 1782.
❷ صحيح البخاری، كتاب الصوم، رقم: 1923.

بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ .))❶

''اور سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔''

راہ جہاد میں ایک شام گزارنے کی فضیلت

حدیث 22

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِیْ ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: وَلَرَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا .))❷

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت کے کچھ لوگوں کو مشکلات نہ ہوتیں تو میں جہاد کے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔'' حدیث کو آگے بیان کیا اور اس حدیث میں ہے ''اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے۔''

اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے کی فضیلت

حدیث 23

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، رقم: 1957.

❷ صحیح مسلم، کتاب الامارة، رقم: 4876.

رِبَاطُ يَوْمٍ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا .)) [1]

''اور سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک دن سرحدی محاذ پر پہرہ دینا، دنیا اور جو کچھ اس پر ہے، سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کوڑے جتنی جگہ، دنیا اور جو کچھ اس پر ہے، سے بہتر ہے اور شام یا صبح کے وقت اللہ کے راستے میں چلنا، دنیا اور جو کچھ اس پر ہے، سے بہتر ہے۔''

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَجْرَى عَلَيْهِ أَجْرَ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَجْرَى عَلَيْهِ رِزْقَهُ ، وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ ، وَبَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَزَعِ .)) [2]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جائے، اس پر اس کا وہ نیک عمل جاری رہتا ہے جو وہ کیا کرتا تھا، اور اس پر اس کا (جنت کا) رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ اس کو قیامت کے

---

[1] صحيح البخاري ، كتاب الجهاد ، رقم: 2892 .

[2] سنن ابن ماجة ، أبواب الجهاد ، رقم: 2767۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دن اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔“

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: حُرِّمَتْ عَيْنٌ عَلَى النَّارِ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.)) ❶

اور سیّدنا ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ”اللہ کی راہ میں بیدار رہنے والی آنکھ کو جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے۔“

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) ❷

”اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک اللہ کے ڈر سے رونے والی اور دوسری اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والی۔“

سورۂ ملک (تَبٰرَكَ الَّذِیْ) کی فضیلت

حدیث 27

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سُوْرَةٌ مِّنَ الْقُرْآنِ

❶ سنن نسائی، کتاب الجهاد، رقم: 3117۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔
❷ سنن ترمذی، ابواب فضائل الجهاد، رقم: 1639۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

ثَــلاثُــوْنَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ ﴿تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ .)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن میں ایک تیس آیتوں والی سورت ہے، وہ اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ یہ سورت ﴿تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ ہے۔''

سوتے وقت سورۂ قل یا أیها الکافرون پڑھنے کی فضیلت

حدیث 28

((وَعَــنْ فَــرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَــالَ لِنَوْفَلٍ: اِقْرَأْ ﴿قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ ثُـمَّ نَـمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا ، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ .)) ❷

''فروہ اپنے باپ نوفل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''سورہ کافرون پڑھو، پھر اس کی تلاوت کر کے سو جاؤ، اس لیے کہ یہ شرک سے برأت ہے۔''

---

❶ سنن ابوداؤد، ابواب قرأة القرآن وتحزيبه وترتيله، رقم: 1400۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، رقم: 5055، سنن ترمذی، رقم: 3643۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین کی فضیلت

حدیث 29

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب ہر رات بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (تینوں سورتیں مکمل پڑھ کر ان پر پھونکتے) اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے، پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے تھے۔''

بعد از فجر طلوع آفتاب تک اللہ کے ذکر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ؁﴾

(البقرۃ : 152)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا اور تم میرا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم :5070.

شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔''

حدیث 30

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ : لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ ، وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً .)) [1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے، تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہیں تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے چار (غلام) آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

شام کے وقت ''رضیت باللّٰہ ربا'' پڑھنے کی فضیلت

حدیث 31

((وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ

[1] سنن أبی داؤد، کتاب العلم، رقم: 3667۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ .))[1]

''اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شام کے وقت کہا: میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو راضی کرے۔''

شام کے وقت ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ'' پڑھنے کی فضیلت

حدیث 32

((وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَّدَغَتْنِى الْبَارِحَةَ! قَالَ: "أَمَّا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرُّكَ .))[2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا، اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف پہنچی۔ آپ نے فرمایا: اگر تو شام ک وقت یہ پڑھ لیتا۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو (بچھو) تجھے

---

[1] سنن ترمذی، كتاب الدعوات، رقم: 3389، سنن ابن ماجة، رقم: 3870، الكلم الطيب: 24۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6880.

نقصان نہ پہنچا تا۔"

رات پڑاوَ ڈال کر "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ" پڑھنے کی فضیلت

حدیث 33

((وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ رضي الله عنها تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ، ثُمَّ قَالَ: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ .))[1]

"اور سیّدہ خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جو آدمی کسی جگہ پڑاوَ ڈالے، پھر یہ کہے۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔"

صبح و شام اور سوتے وقت یہ دعا ضرور پڑھیں

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6879.

كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ، قَالَ: قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ایسے کلمات بتائیے جنہیں میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے اور ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کی دعوت شرک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات صبح وشام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔''

صبح وشام سیّد الاستغفار پڑھنے کی فضیلت

حدیث 35

((وَعَنْ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي ، وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي ، فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، رقم : 5067، سلسلة الصحيحة، رقم :2753.

مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .))[1]

''اور سیّدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ سیّد الاستغفار (تمام استغفار سے بڑھ کر) یہ ہے کہو: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں، میں نے جو کچھ کیا، اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالت یقین میں جو شخص صبح کے وقت پڑھ لے اور شام تک فوت ہوجائے تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور اسی رات فوت ہوجائے تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعائیں ضرور پڑھتے تھے

حدیث 36

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي، وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي،

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6306.

وَعَـنْ يَـمِيـنِـى وَعَنْ شِمَالِى ، وَمِنْ فَوْقِى وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِى .)) ❶

''اور جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام مندرجہ ذیل دعائیں ضرور پڑھتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے۔'' اور عثمان (راوی) نے کہا: ''میرے عیبوں پر اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔''

صبح و شام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت

حدیث 37

((وَعَـنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَالَ: حِيـنَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِى: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَـأْتِ اَحَـدٌ يَـوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ .)) ❷

❶ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، رقم: 5074- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
❷ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 6843.

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح وشام سو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھ لے تو قیامت کے دن اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح سو سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔''

سوتے وقت سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھنے کی فضیلت

حدیث 38

((وَعَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ قَرَأَ بِالْآیَتَیْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ .))[1]

''اور سیّدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔''

سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کی فضیلت

حدیث 39

((وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ ، فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] صحيح البخاری، كتاب فضائل القرآن، رقم: 5009.

فَـذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا ، وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا لِـنَـقُـومَ فَـقَـالَ: عَـلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَـدْرِي ، فَـقَالَ: أَلا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَـضَـاجِـعَـكُـمَـا ، فَـكَبِّـرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، وَاحْمَدَا ثَلاثًا وَثَلاثِيـنَ ، وَسَبِّـحَـا ثَلاثًـا وَثَلاثِيـنَ فَـإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ .)) [1]

''اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے سے بہت تکلیف ہوتی۔ انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں، اس لیے وہ بھی ان میں سے ایک لونڈی یا غلام کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر (واپس) چلی آئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (رات کو) تشریف لائے جب کہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے (جب ہم نے آپ کو دیکھا) تو ہم کھڑے ہونے لگے۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی جگہوں پر لیٹے رہو۔'' (آپ میرے اتنے قریب بیٹھ گئے کہ) میں نے آپ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''جو کچھ تم لوگوں نے (لونڈی یا غلام) مانگا ہے، میں تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں؟ جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (تو سونے سے پہلے) اللہ اکبر 34 مرتبہ، الحمد للہ 33 مرتبہ، سبحان اللہ 33 مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ عمل اس سے بہتر ہے جو تم نے دونوں نے مانگا ہے۔''

[1] صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، رقم: 3113.

بچوں کے لیے نیند سے قبل اللہ سے پناہ مانگنا

حدیث 40

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.))[1]

''اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعے سے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لیے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کے پورے کلمات کے ذریعے ہر شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: 3371.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.